ٹیلیفون نمبر ۳۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل بیدِ اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

روزنامہ

الفضل

خاص نمبر ۱۰

یوم دوشنبہ

قادیان

قیمت سالانہ اٹھارہ روپے ۔ ماہوار ڈیڑھ روپیہ

جلد ۳۵ | ۲۸ ماہ شہادت ۱۳۲۶ھش | ۶ جمادی الثانی ۱۳۶۶ھ | ۲۸ اپریل ۱۹۴۷ء | نمبر ۱۰۰

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۷ ماہ شہادت ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق سات بجے شام کی اطلاع مظہر ہے ۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے فالحمد للہ

کل بعد نماز مغرب سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ملک فیض الرحمٰن صاحب فیضی ایم ۔ اے لیکچرار تعلیم الاسلام کالج برادر خورد ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم گجرات کا نکاح محترمہ وسیمہ بیگم صاحبہ بنت جناب سید ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ کے ساتھ مبلغ ۳ ہزار روپیہ مہر پر پڑھا ۔ اللہ تعالےٰ جانبین کے لئے مبارک کرے ۔

مکرم چودھری محمد یار صاحب عارف کو نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے انچارج

خاندانِ نبوت میں تقریب سعید

صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب ابن حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی شادی

ہدیۂ تبریک

بتاریخ ۲۷ ماہ شہادت ۱۳۲۶ھش بعد عصر تقریب سعید رخصتانہ صاحبزادی امۃ المجید صاحبہ بنت حضرت مرزا بشیر احمد صاحب عمل میں آئی ۔ آپ کا نکاح صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب ابن حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز سے پہلے پڑھا جا چکا تھا ۔ تلاوت قرآن مجید مولوی عبد القادر صاحب نے فرمائی ۔ پھر مشتاق احمد صاحب نے نظم آمین پڑھی ۔ قریشی فصیح الدین صاحب نے نظم از درثمین بزبان حضرت ام المومنین مدظلہا العالی نے خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی ۔ آخر میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے دعوت شادی کے متعلق ایک مختصر سی تقریر فرمائی اور دعا کے بعد یہ تقریب بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی ۔

ہم ادارہ الفضل و تمام جماعت احمدیہ کی طرف سے خاندانِ نبوت کے تمام افراد خاصکر حضرت ام المومنین مدظلہا العالی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز ۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ، اور خاندان حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں

ہدیۂ تبریک

پیش کرتے ہیں ۔ اور دُعا کرتے ہیں ۔ کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے ۔ آمین

ایڈیٹر :- روشن دین تنویر

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی مجلس علم و عرفان

اسلامی قضا

قادیان ۲۷ ماہ شہادت۔ آج بعد نماز مغرب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس میں رونق افروز ہو کر مہمانوں کو شرف مصافحہ بخشا۔ اور بعض سے حالات دریافت کئے۔ اس کے بعد قضا کے متعلق جو تقریر فرمائی۔ اس کا ملخص اپنے الفاظ میں پیش کیا جاتا ہے:-

فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس طرح پیدا کیا ہے۔ کہ اس کے اندر تقبض اور بسط کی طاقت رکھدی ہے۔ اور یہی طاقت ہے جو انسانی اعمال۔ افکار۔ خیالات اور رجحانات میں ایک قسم کا تنوع پیدا کر دیتی ہے۔ اور اتنا تنوع پیدا کر دیتی ہے۔ کہ دنیا میں کوئی بھی دو آدمی ایک قسم کے نہیں مل سکتے۔ اگر دو آدمی خواہ وہ سگے بھائی ہی ہوں۔ یا ایک ہی کلاس کے طالب علم ہوں۔ بیٹھ کر یہ غور کریں۔ کہ ان میں کیا کیا اختلاف پایا جاتا ہے۔ تو انہیں معلوم ہوگا کہ کھانے پینے کی چیزوں میں ایک کسی چیز کو پسند کرتا ہے۔ دوسرا کسی کو۔ لباس میں ایک کو اور طرح کا پسند ہے اور دوسرے کو کسی اور طرح کا۔ تعلیم میں ایک کا رجحان کسی طرف ہے۔ دوسرے کا کسی اور طرف الغرض جوں جوں تفصیلات میں جائیں گے۔ یہ اختلاف اور بڑھتا جائیگا۔ شاعروں میں اختلاف ادیبوں میں اختلاف۔ مضامین میں اختلاف۔ پھر ان اختلافات کو ذرا اور وسیع نظر سے دیکھیں۔ تو یہ اور بڑھتے جائیں گے پھر مذاہب میں اختلاف۔ ان کی تفصیلات میں اختلاف۔ انبیاء میں اختلاف۔ حتیٰ کہ خدا کے تصورات اور وجود میں بھی اختلاف نظر آتا ہے۔

دراصل یہ نتیجہ ہے اس طبعی بات کا کہ انسان کی طبیعت میں خدا تعالیٰ نے اختلاف کا مادہ رکھا ہے۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ بسا اوقات انسان بیہودہ سے بیہودہ بات بھی کہنے سے نہیں چوکتا۔ اور انتہائی بعید از عقل بات کو بھی تسلیم کر لیتا ہے۔ اور یہ اختلافات اس قدر بڑھ گئے ہیں۔ کہ کوئی حد ہی نہیں رہی۔ وجہ یہ ہے کہ انسان حقائق کی نسبت اپنے خیالات کی رو میں بہ جانے کو زیادہ پسند کرتا ہے۔ اگر وہ سمجھے۔ کہ میں انسان ہوں۔ غلطی کر سکتا ہوں۔ تو ممکن ہے۔ وہ اختلاف کسی وقت مٹ جائے۔ لیکن انسان اپنی انانیت میں اس طرف دھیان دینے کی ضرورت نہیں سمجھتا۔

اس وقت میں جماعت کو لین دین کے اختلاف کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ بعض دفعہ حافظہ کی کمزوری کی وجہ سے غلطی ہو جاتی ہے۔ اور یہ کمزوری ہر انسان کے ساتھ لگی ہوئی ہے۔ لین دین کے معاملہ میں بھی چوک ہو سکتی ہے۔ لیکن بجائے اس کے کہ آدمی صحیح صفائی سے معاملہ کو سلجھائے۔ وہ اس نقطہ نگاہ سے اسے دیکھتا ہے کہ جو میرا حق ہے۔ وہ مجھے ہر حال ملنا چاہیئے۔ اگر کوئی قاضی یا ثالث میرے خلاف فیصلہ کرے گا۔ تو دوسرے فریق کی رعایت کی وجہ سے ہی ایسا کریگا۔ ورنہ میرا حق صاف ظاہر ہے۔ وہ یہ سمجھتا ہی نہیں کہ قاضی بھی غلطی کر سکتا ہے۔ اور پھر اگر سچا آدمی اس غلطی میں مبتلا ہو جائے۔ تو پھر تو بڑی مصیبت ہوتی ہے۔ اور وہ اپنا حق لینے پر ہی مصر ہوتا ہے۔ البتہ جھوٹا آدمی تو سمجھتا ہے۔ کہ چلو اگر اس دفعہ میرا داؤ نہیں چلا۔ تو پھر کبھی سہی۔ میں نے بھی کونسے دیئے ہوئے تھے۔ لیکن سچا آدمی سمجھتا ہے۔ کہ میں نے دیا ہوا ہے۔ اس لئے وہ اختلاف کو اس قدر اہمیت دیتا ہے۔ کہ تمام جائز و ناجائز حدود سے تجاوز کر جاتا ہے۔

چونکہ طبائع میں اختلافات تو پائے جاتے ہیں۔ اور اس قسم کے جھگڑے اٹھتے ہی رہتے ہیں۔ اس لئے ہم نے قضا کا محکمہ قائم کیا ہے۔ مگر سب سے بڑا نقص یہ ہے۔ کہ لوگ یہ باور کرنے کے لئے کبھی تیار ہی نہیں ہوتے۔ کہ قاضی بھی غلطی کر سکتا ہے۔ حالانکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خود فرماتے ہیں۔ کہ ہو سکتا ہے۔ میں فیصلہ میں غلطی کر جاؤں۔ لیکن تم اپنے لئے جہنم نہ خریدو۔ تو اور کون رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑا ہے۔ جو غلطی نہ کرے۔ مگر میں نے دیکھا ہے۔ کہ لوگ اختلافات کے پیچھے اتنا پڑتے ہیں۔ اور اپنے مقدمات کو اتنا لمبا کرتے ہیں۔ کہ مذموم حد تک پہنچا دیتے ہیں۔

اول تو میں نے قاضیوں کو دیکھا ہے۔ کہ وہ انگریزی عدالتوں کی نقل میں ایسی لغو تفصیلات دریافت کرتے ہیں۔ جو ہماری شریعت میں روا نہیں۔ کسی سے یہ پوچھنا کہ وقوعہ کے وقت وہ کہاں تھا منہ کس طرف تھا۔ دائیں بائیں کون تھا۔ کپڑے کیسے پہنے ہوئے تھے۔ سب لغویات ہیں۔ اور یہ ایسی باتیں ہیں۔ کہ خواہ مخواہ سچے آدمی کو جھوٹا بنا دیتی ہیں۔ اگر اسی مجلس میں ہی پوچھا جائے۔ تو اکثر لوگ ایسی باتوں کا صحیح جواب نہ دے سکیں گے۔ ہمارے قاضیوں کو سیدھی سادی اور صاف صاف باتیں پوچھنی چاہئیں۔ ایسی تاویلات میں پڑ کر وقت ضائع کرنے کی ضرورت نہیں۔

دوسرے گواہیاں ہیں۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ اس معاملہ میں ہم ابھی اس معیار تک نہیں پہنچے۔ جو صحیح اسلامی معیار ہے۔ میں نے دیکھا ہے۔ اکثر لوگ پیچ اور فریب سے کام لینے کی کوشش کرتے ہیں۔

تیسری چیز فیصلہ ہے۔ میں نے اکثر دیکھا ہے۔ اس پر لوگ مطمئن نہیں ہوتے۔ ایک فریق تو کسی حد تک مطمئن ہو جاتا ہے۔ لیکن دوسرا فریق نہیں ہوتا۔

ایک دفعہ ایک عورت میرے پاس آئی اور کہنے لگی۔ کہ حضور ہمارا مقدمہ اتنی دیر سے معلق ہے۔ اس کا فیصلہ ہوتا ہی نہیں۔ چنانچہ اس کے اصرار پر میں نے مسل منگا کر دیکھی۔ تو اس میں فیصلہ درج تھا۔ میں نے اسے بتایا کہ فیصلہ تو ہو چکا ہے۔ تو وہ کہنے لگی۔ یہ بھی کوئی فیصلہ ہے۔ یہ تو ہمارے خلاف ہے۔ گویا اس کے نزدیک جو خلاف ہو۔ فیصلہ ہی نہیں ہوتا۔ اکثر لوگوں کا رحجان اسی طرف ہوتا ہے۔ وہ یہی سمجھتے ہیں۔ کہ فیصلہ وہی ہوتا ہے۔ جو حق میں ہو۔

میں جماعت کو نصیحت کرتا ہوں۔ کہ قضا ایک ایسی چیز ہے جو محض قیاس پر مبنی ہے۔ اور قاضی کے پاس کوئی قطعی دلیل نہیں ہوتی۔ جس طرح بھی ہو۔ مان لینا چاہیئے خواہ مخواہ طول دینا مناسب نہیں۔ اگر خدا پر ایمان ہو تو یہ یقین رکھنا چاہیئے۔ کہ اگر ہمارا حق یہاں مارا گیا۔ تو اگلے جہان میں ہمیں مل جائیگا۔ مومن کا کام ہے۔ کہ ایک دفعہ جب جد و جہد کر لی۔ تو پھر معاملہ خدا پر چھوڑ دے۔ وہ کسی نہ کسی طرح اسے اس کا حق دے دیگا۔ لیکن اگر خلاف فیصلہ بھی ہو جائے۔ تو اس سزا کو خوشی سے برداشت کرنا چاہیئے۔ کیونکہ سزا انسان کی اصلاح کے لئے ہوتی ہے۔ بعض صوفیا کا طریق تھا۔ کہ وہ بسا اوقات اپنے آپ کو بھی سزا دیا کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے تھے۔ کہ انسان پر دو ابتلائیں آتی ہیں۔ ایک خدا کی طرف سے اور دوسری وہ جو خود وارد کرتا ہے۔ خدا کا ابتلا بہت سخت ہوتا ہے۔ لیکن انسان جو خود وارد کرتا ہے۔ ہلکا ہوتا ہے۔ کیونکہ غیر کی چوٹ سے اپنی چوٹ ہلکی ہوتی ہے۔ اس لئے چاہیئے کہ انسان خود ہی اپنی اصلاح کی کوشش کرے دراصل اگر دل میں محبت ہو۔ تو پھر تو سزا میں بھی راحت محسوس ہوتی ہے۔ اگر نظام کو بھی لوگ قیمتی چیز سمجھیں۔ اور اس سے محبت کریں۔ تو اس کی خاطر جو تکلیف انہیں پہنچے۔ اسے وہ بخوشی قبول کر سکتے ہیں۔

(منیر احمد ونیس)

اظہار تشکر

خاکسار کے برادر نسبتی چودھری عبد الحمید صاحب مرحوم کی وفات حسرت آیات پر بہت سے دوستوں نے ازراہ محبت اظہار ہمدردی فرمایا ہے۔ چونکہ ہر ایک دوست کو علیحدہ علیحدہ جواب دینا مشکل ہے۔ اس لئے بذریعہ الفضل والدہ مرحوم و ہمشیرہ مرحوم و خاکسار ایسے تمام احباب کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ جنہوں نے اظہار ہمدردی فرمایا۔ اور پیغام تسلی و تسکین ارسال کیا۔

(چودھری سر) محمد ظفر اللہ خاں (جج فیڈرل کورٹ)

درخواست دعا

شیخ بشارت احمد صاحب واقف زندگی نے امسال فرسٹ ایئر پری میڈیکل کلاس کا امتحان دیا ہے۔ احباب ان کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا کریں۔ (حکیم [illegible] دار العلوم قادیان)

سکھ اور مسلمان

پنجاب میں سکھوں اور مسلمانوں کا جو چولی دامن کا ساتھ ہے۔ وہ شاید ہی کسی ملک کے دو مختلف مذاہب کے پیروؤں کا ہوگا۔ یہاں زیادہ تر آبادی خاصکر دیہاتی آبادی جاٹوں کی ہے۔ بہت سے گاؤں ایسے ہیں جہاں ایک ہی مورث اعلےٰ کی اولاد سکھ بھی ہے۔ اور مسلمان بھی بہت سے ایسے گاؤں ہیں۔ جہاں ایک گوت کے صرف مسلمان ہی آباد ہیں۔ مگر ساتھ کے گاؤں میں اسی گوت کے سکھ آباد ہیں۔ اور یہ حال ایک دو ضلعوں کا نہیں بلکہ تقریباً تمام پنجاب میں یہی حال ہے۔ اس طرح سکھ اور مسلمان زمیندار نسلاً بعد نسل اتفاق اور محبت سے آباد چلے آتے ہیں۔ اگر ایک تیسری قوم جس کا کام ان دونوں سادہ مزاج قوموں کی محنت اور جانفشانی سے کمائی ہوئی دولت بلا محنت و مشقت ہضم کرنا ہے درمیان میں نہ آپڑتی۔ تو کبھی ممکن ہی نہ تھا۔ کہ دونوں میں منافرت اور دشمنی پیدا ہوتی۔ یہی تیسری قوم جس کا فطری خاصہ ہی فرقہ پرستی ہے۔ اکثر ان سادہ اور آزاد لوگوں کے درمیان پھوٹ ڈالنے کا ذریعہ بن جاتی ہے۔ اور ان کو لڑا کر اپنا الو سیدھا رکھتی ہے اگر پنجاب گورنمنٹ بروقت تدارک نہ کرتی تو یقیناً آج جیبہ بھر اراضی سکھ اور مسلمان زمیندار کے پاس نہ رہتی۔ سب کی سب سود در سود کی نذر ہو چکی ہوتی۔

یہ تو ان سکھوں اور مسلمانوں کا حال ہے جن کے آبا و اجداد ایک نسل سے ہیں۔ اب ذرا شیر پنجاب کی زبانی سکھوں اور پٹھان مسلمانوں کے تعلقات کا حال سنیئے جناب امر سنگھ صاحب ایڈیٹر ۲۰ر اپریل کے مقالہ افتتاحیہ میں ایک ہزارہ کے پناہ گزین کی زبانی لکھتے ہیں۔

"ہزارہ کے ایک مصیبت زدہ سے جن کی اس علاقہ میں کئی لاکھ روپے کی جائداد اور مزروعہ زمین ہے۔ کہا گیا ہے کہ اب ہزارہ میں امن قائم ہو گیا ہے۔ اب واپس جائیں۔ تو اس نے کہا۔ اب تو اپنے آبائی وطن کا خیال بھی ناقابل برداشت ہے۔ اب ہماری زندگی وہاں پر لطف ہو ہی نہیں سکتی۔ پہلی رات کو گاؤں میں ہم اور مسلمان بھائی بھائی تھے۔ میرے مکان پر پندرہ بیس پٹھان آدھی رات تک بیٹھے خوش گپیاں اڑاتے رہے۔ ان سب سے کیا سارے گاؤں سے میرے تعلقات نہائت خوشگوار تھے۔ کوئی دشمن نہ تھا۔ کیونکہ میں زمیندار تھا۔ اور پیسے والا بھی۔ ہر شخص کے وقت پر کام آتا تھا۔ میرے تمام مزارعان پٹھان تھے۔ جو مجھ پر جان دیتے تھے۔ لیکن دوسرے دن جب غیر علاقہ سے کچھ بدمعاش انگریزی علاقہ کے بدمعاشوں کو ساتھ لئے ڈھول بجاتے اور نعرے لگاتے آئے۔ تو ہم ہندوؤں اور سکھوں نے سارے گاؤں کو دشمن پایا۔"

ایڈیٹر صاحب نے اس قصہ کو مسلم لیگ کے خلاف استعمال کرنے کی کوشش کی ہے۔ حالانکہ اگر ذرا سی بھی عقل سے کام لیا جائے تو صاف کھل جاتا ہے۔ کہ یہ مغائرت اور اچانک دشمنی ان اشتعال انگیز تقریروں کا براہ راست نتیجہ ہے۔ جو سردار تارا سنگھ صاحب نے سچر اور گوپی چند صاحبان جیسے سورماؤں کی انگیخت سے لاہور میں کی تھیں لیکن بجائے اس کے کہ ایڈیٹر صاحب سکھوں کو ان لوگوں سے محتاط رہنے کی تلقین فرماتے۔ آپ نے کانگرس کے گن گانے شروع کر دیئے ہیں۔ یہ نیشنلسٹ سکھ دوست دوسرے غیر جاتی نیشنلسٹوں کی طرح ابھی تک اس مغالطہ میں پڑے ہوئے ہیں۔ کہ کانگرس جو سو فی صدی جاتی ہندوؤں کی نمائندہ جماعت ہے سکھوں کی دوست اور خیر خواہ ہے۔ حالانکہ موٹی سے موٹی عقل والا انسان بھی سمجھ سکتا ہے۔ کہ کانگرس کا تقسیم پنجاب پر زور دینا محض جاتی ہندو کے مفاد کے پیش نظر ہے۔ وہ ایک تیر سے دو نشانے اڑانا چاہتی ہے اور پنجاب کو دو حصوں میں تقسیم کروا کر مسلمان اور سکھوں دونوں کو کمزور کر دینا چاہتی ہے۔ تاکہ ہندو جاتی ہندوستان میں اپنی من مانی حکومت چلا سکے۔ وہ جانتی ہے۔ کہ سکھ اور مسلمان دونو بہادر قومیں ہیں۔ اگر یہ دونوں ایکا کر لیں گی۔ تو پنجاب کی اقتصادی طاقت جو ناجائز وسائل سے انہوں نے حاصل کر رکھی ہے۔ ان کے قبضہ سے نکل جائے گی۔ اور خاصکر جو حصہ پنجاب غیر مسلموں کے ہاتھ آئے گا۔ اس میں تو اسی کا دور دورہ ہوگا۔ کیونکہ سکھوں کی اس حصہ میں بھی اقلیت ہی رہے گی۔

تاریخ خالصہ کے مطالعہ سے ظاہر ہے۔ کہ پنجاب میں اس قوم نے یہ ہتھیار ایک بار نہیں کئی بار استعمال کیا ہے۔ ہمارے یہ بھولے بھالے نیشنلسٹ سکھ ایڈیٹر بڑے فخر سے فرماتے ہیں۔

"کانگرس نے تقسیم پنجاب کی قرارداد منظور کر کے سکھوں کی مشکلوں کو بہت حد تک آسان کر دیا ہے۔ اگر کانگرس اس اڑے وقت میں کام نہ آتی . . . .

. . . . چندہ بھی مصیبت زدگان کی امداد کے لئے سردار پٹیل اور دیگر کانگرسی لیڈروں کے اثر و رسوخ سے مل رہا ہے۔ کل تک جو لوگ کانگرس اور کانگرسی سکھوں کو گالیاں دیتے۔ اور پنجاب سے نکل جانے کا مطالبہ کر رہے تھے۔ آج خود کانگرس کی امداد پر تکیہ لگائے بیٹھے ہیں۔ کانگرس اور کانگرسی سکھوں نے وقت پر قوم کا پریسٹیج بچایا ہے۔"

دیکھئے آزاد اور بہادر خالصہ کو کانگرس کا رہین احسان ظاہر کر کے کس طرح اس کانگرس کی غلامی کی دائمی زنجیروں میں گرفتار رہنے کا مشورہ دیا جا رہا ہے۔ غیر جاتی نیشنلسٹ ہر قوم میں کانگرس کے لئے یہی کام کر رہے ہیں۔ اور نادان نہیں سمجھتے۔ کہ وہ اپنی قوم کا مستقبل ہمیشہ کے لئے درِن آشرمی ہندوؤں کے رحم و کرم پر چھوڑنے میں ممد و معاون بن رہے ہیں۔

استاد کی فوری ضرورت

سندھ کی ایک اسٹیٹ میں شادی شدہ استاد کی فوری ضرورت ہے تعلیم میٹرک ٹرینڈ ہو جو چھوٹے بچوں کی تعلیم و تربیت کر سکے بیوی اتنی تعلیم یافتہ ہو۔ کہ عورتوں کو معمولی مگر دینی تعلیم دے سکے۔ تنخواہ ۳۵+۹ جنگ الاؤنس۔ ایک من غلہ ماہوار۔ دس روپے نوکر رکھنے کی صورت میں۔ بیوی کو بھی انشاء اللہ کیطرف سے مناسب جنگ الاؤنس ملے گا۔ انچارج ایم۔ این سنڈیکیٹ قادیان۔

اعلاناتِ نکاح

(۱) عزیزم چوہدری فضل الرحمن صاحب کن گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ حال کارکن ایم این سنڈیکیٹ کا نکاح عزیزہ صغرے بیگم صاحبہ بنت راجہ غلام حیدر صاحب پی۔ ڈبلیو ڈی۔ کلرک کراچی کے ساتھ بعوض ایک ہزار روپیہ حق مہر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۱۸ر ہجرت ۱۳۲۶ ہش کو بعد نماز جمعہ محمد آباد سٹیٹ میں پڑھا۔

(۲) مکرم احمد دین صاحب رشید ابن مولوی محمد دین صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر کا نکاح محترمہ نعیمہ بیگم صاحبہ بنت چوہدری غلام محمد صاحب ٹیلر ماسٹر قادیان کے ساتھ ایک ہزار روپیہ مہر پر بروز اتوار مورخہ ۲۰ر اپریل کو مسجد مبارک میں بعد از نماز عصر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے پڑھا۔

(۳) حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے ۱۲ر شہادت کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں حضرت مولوی شیر علی صاحب کے صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب کا نکاح محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ بنت میاں عبد الخالق صاحب سے ایک ہزار روپیہ مہر پڑھا۔

احباب دعا فرمائیں کہ یہ تعلق جانبین کے لئے مبارک ہو۔

پردہ اور ہندو دھرم

(۱)

نواکھلی بنگال کے علاقہ میں دورہ کرتے ہوئے گاندھی جی نے پرارتھنا کے بعد پردہ کے متعلق ہندو عورتوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ کہ آپ لوگ مسلمان عورتوں کو پردہ کے بداثرات سے بچانے کی کوشش کریں۔ اور ان کو سمجھائیں۔ کہ پردہ میں کیا کیا نقصانات ہیں۔ تاکہ یہ اس بری رسم سے نجات حاصل کرکے ایشیا کی آزادی میں مردوں کی مدد کر سکیں۔ میں نے جہاں تک اسلام کا سوادھیائے (مطالعہ) کیا ہے۔ اسلام میں پردہ کے لئے کوئی ستھان (جگہ) نہیں ہے۔

(وشومتر دہلی ہندی ۱۵ جنوری ۱۹۴۷ء)

گاندھی جی مہاراج نے ہندو عورتوں کو بے پردگی کا اپدیش کرتے ہوئے جو یہ الفاظ فرمائے ہیں۔ کہ دھرم میں پردہ کے لئے کوئی ستھان (جگہ) نہیں۔ میرا خیال تنگ وچار ہے۔ یہ صحیح نہیں۔ کیونکہ اسلام دھرم نے تو صاف طور پر پردہ کی آگیا دی ہے۔ اور قرآن کریم سے بھی ثابت ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمان عورتوں کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ پردہ کریں۔ اور جو مسلمان عورت پردہ نہیں کرتی وہ یقیناً اللہ تعالیٰ کے حکم کی نافرمانی کرتی ہے۔ اگر گاندھی جی نے اسلام کا مطالعہ کیا ہوتا۔ تو آپ کبھی بھی یہ الفاظ نہ فرماتے۔ بلکہ میرا تو دعویٰ ہے۔ کہ آپ نے ہندو دھرم گرنتھوں کا بھی مطالعہ نہیں فرمایا۔ اس میں شک نہیں کہ آپ اس وقت سیاسی دنیا میں کافی عزت اور شردھا کی نظر سے دیکھے جاتے ہیں۔ لیکن جہاں تک دھرم اور مذہب کا سوال ہے۔ آپ کو وہ پوزیشن حاصل نہیں۔ جو کہ ایک دھارمک انسان کو ہوتی ہے۔ اور اس کا اقرار خود آپ نے بھی کیا ہے۔ چنانچہ آپ نے نواکھلی کے علاقہ میں پرارتھنا کرتے ہوئے کہا کہ "میرا اندر تاریک ہے۔ لوگ مجھکو مہاتما کہتے ہیں۔ لیکن میں تو ابھی تک دھرم کے سوروپ سے بھی ناواقف ہوں"۔ گاندھی جی مہاراج نے خود اقرار کیا ہے۔ کہ وہ دھرم اور اس کے سوروپ کو نہیں جانتے۔ تو جب وہ دھرم سے ہی ناواقف ہیں۔ تو پھر ان کا یہ فرمانا کہ دھرم میں پردہ کے لئے کوئی ستھان نہیں۔ درست نہیں ہے۔ اگر گاندھی جی نے ہندو دھرم گرنتھوں کا مطالعہ کیا ہوتا۔ تو وہ یہ الفاظ نہ فرماتے۔ کیونکہ وید اور شاستر میں ایسے حوالجات ملتے ہیں جن سے یہ استدلال کیا جا سکتا ہے۔ کہ پراچین سمے میں رشی پردہ کیا کرتے تھے۔ اور ان میں پردہ کا رواج تھا۔

وید اور پردہ

جب ہم وید مقدس پر نظر ڈالتے ہیں۔ تو اس میں بعض ایسے منتر ملتے ہیں۔ کہ جن سے پردہ کا جواز ثابت ہوتا ہے۔ چنانچہ وید فرماتا ہے۔ کہ اے نیم میں چلانے والے خاوند تیری یہ عورت جو کہ اپنے اندر خواہشات رکھتی ہے۔ ایک محدود جگہ کے اندر رہے۔ یہ تیری ماں اور بھائی اور بہن کے ساتھ چار دیواری کے اندر بندھی رہے۔" (اتھروید کانڈ ۱۴ سوکت ۱ منتر ۱)

وید کے اس منتر سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ پرماتما خاوند کو یہ حکم دیتا ہے۔ کہ تو اپنی عورت کو گھر کے اندر رکھ اور اس کو آزادانہ لوگوں کے سامنے پھرنے نہ دو۔ وید میں ایک لفظ "ودھتیام" کا آیا ہے۔ جس کے معنے بند کرکے رکھنے کے ہیں۔ یعنی ان کو گھر میں رکھا جائے۔ اور باہر آزادانہ طور پر لوگوں سے ملنے کی اجازت نہ دی جائے۔

مہاراجہ رام چندر اور پردہ

پھر جب ہم رامائن کا مطالعہ کرتے ہیں۔ تو وہاں لکھا ہے۔ کہ مہاراجہ رام چندر جی جو کہ ہندوؤں کے نزدیک مریادا پرشوتم (یعنی احکام شریعت پر عمل کرنے والے) کی بیوی سیتا بھی پردہ کیا کرتی تھیں۔ چنانچہ مہاراج رام چندر جی نے جب راون کو مار کر سیتا کو اس کی قید سے چھڑایا۔ اور رام چندر جی نے حکم دیا کہ اب سیتا کو میرے پاس لے آؤ۔ تب اور فوج کے دیگر عہدہ داروں نے عرض کی کہ مہاراج سیتا جس کو کہ آکاش (آسمان) کے پرندے نہیں دیکھ سکتے تھے۔ وہ اب بے پردہ کس طرح لوگوں کے درمیان سے گزر کر آ سکتی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ اس کے لئے کوئی انتظام کیا جائے۔

مہاراج رام چندر جی نے ان لوگوں کو یہ سنکر فرمایا۔ کہ اس میں شک نہیں کہ پردہ ضروری ہے۔ لیکن بعض حالات میں انسان اگر پورا پردہ نہ کر سکے۔ تو کوئی حرج نہیں۔ مثلاً مصیبت میں۔ دکھ میں لڑائی میں۔ ناگہانی آفت میں اگر پردہ توڑ دیا جائے۔ تو کوئی حرج نہیں۔ سیتا اس وقت مصیبت میں ہے۔ اور میں خود اس کے پاس موجود ہوں۔ (رامائن. یدھ کانڈ)

اس حوالہ سے ثابت ہے۔ کہ رامائن کے وقت میں پردہ کا رواج تھا۔ اور خود مہاراجہ رام چندر جی کی بیوی سیتا مہارانی بھی پردہ کیا کرتی تھیں۔ مہاراجہ رام چندر جی مریادا پرشوتم تھے۔ ان کا کوئی فعل ہندوؤں کے نزدیک ایسا نہیں جو کہ دھرم کے خلاف ہو۔ اور اگر وہ کوئی ایسا کرم کرتے ہیں۔ تو وہ مریادا پرشوتم نہیں ہو سکتے۔ پس آپ کے سامنے مہارانی سیتا کا پردہ کرنا اور آپ کا اس کو نہ روکنا بلکہ اجازت دینا یہ بتاتا ہے کہ آپ کے نزدیک بھی پردہ ضروری اور لازمی تھا۔

کالی داس اور پردہ

پھر ہندوستان کے مشہور شاعر پنڈت کالی داس جی نے اپنی کتاب شکنتلا میں لکھا ہے۔ کہ جب شکنتلا باہر نکلا کرتی تھی۔ تو وہ پردہ کیا کرتی تھی۔" (شکنتلا ص ۱۳۴)

ان حوالجات سے ثابت ہے۔ کہ پراچین سمے میں رشی اور اوتار پردہ کیا کرتے تھے۔ اگر پردہ کرنا برا ہوتا۔ یا اس کے اثرات بد ہوتے۔ تو ہرگز پراچین رشی اس کی اجازت نہ دیتے۔ اصل بات یہی ہے کہ گاندھی جی مہاراج نے ہندو گرنتھوں کا مطالعہ نہیں کیا۔ ورنہ ہرگز اس کام کو برا نہ بتاتے۔ جس کو رشی اور اوتار کرتے رہے ہیں۔ اور یہ رواج ہندوؤں میں اب تک قائم ہے۔ (باقی)

(مہاشہ محمد عمر)

وقف جائیداد کے متعلق حضور کی طرف سے مزید وضاحت

حضور کی خدمت میں مندرجہ ذیل سوالات پیش ہوئے۔ اور حضور نے جو جواب مرحمت فرمائے۔ وہ شائع کئے جاتے ہیں:

سوالات	جوابات
۱۔ کیا سکنی مکان جو کہ اپنی رہائش میں کام آتا ہے۔ اور آمدنی کا ذریعہ نہیں وہ بھی وقف جائیداد میں آتا ہے۔ یا مستثنیٰ ہے۔	آمد زیادہ ہو۔ تو جائیداد کے وقف کا سوال نہیں۔ اگر جائیداد کی قیمت زیادہ ہو۔ تو سکنی مکان بھی اس میں شامل ہے۔
۲۔ ایک شخص اپنی جائیداد میں سے ایک مکان وقف کر سکتا ہے۔	ایک مکان وقف نہیں ہو سکتا۔ اب یہ قاعدہ ہے۔ کہ سب جائیداد وقف کرے۔
۳۔ کیا نقد روپیہ اور حق مہر جائیداد میں شامل ہے۔	کیوں نہیں کیا روپیہ جائیداد نہیں ہوتا؟

یعنی (۱) اگر ایک ماہ کی آمد جائیداد کی قیمت کے ۱/۱۰۰ سے زیادہ ہو۔ تو ماہوار آمد وقف کی جائے (۲) جائیداد جب وقف کی جائے۔ تو ساری کی ساری وقف کی جائے۔ (۳) سکنی مکان نقد روپیہ حق مہر بھی جائیداد میں شامل ہے (شعبہ وقف جائیداد)

مدرسہ احمدیہ میں داخلہ

مدرسہ احمدیہ کھل گیا ہوا ہے۔ اور اس میں داخلہ شروع ہے۔ احباب اپنے عزیزوں کو اس میں جلد داخل کرائیں۔ مدرسہ میں داخلہ یکم مئی ۱۹۴۷ء تک جاری رہیگا۔ اس کے بعد سوائے استثنائی حالات کے کسی طالب علم کو داخل نہیں کیا جائیگا۔ مدرسہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک ہاتھوں کا قائم کردہ ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنے ایک خطبہ جمعہ میں اس کے متعلق فرمایا ہے۔ "مدرسہ احمدیہ میں لوگ اپنے بچوں کو داخل کرانے کی طرف توجہ نہیں کرتے ہر خاندان یہی سمجھتا ہے۔ کہ دوسرے خاندانوں سے لڑکے آ جائیں گے۔ اسے بھیجنے کی ضرورت نہیں۔ اور ہر گھر یہی سمجھتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ سارے ہی گھر خالی رہ جاتے ہیں۔ حالانکہ ایمان کی کم سے کم یہ ہونی چاہیئے۔ کہ ہر خاندان ایک لڑکا دے۔ اور جو یہ بھی نہیں کرتا۔ وہ تو شرم و حیا کی وجہ سے منہ سے تو

کہتا۔ مگر عملی طور پر وہ یہی کہتا ہے۔ اذھب انت وربک فقاتلا انا ھھنا قاعدون۔" حضور کے اس ارشاد سے آپ پر مدرسہ احمدیہ کی اہمیت و ضرورت واضح ہے۔ امید ہے کہ حضور کے ار[شاد]

نئے ارض و سماء

قلب یورپ۔ سوئٹزرلینڈ میں تبلیغ احمدیت ماہ مارچ

(از مکرم ناصر احمد صاحب بی۔ اے مجاہد سوئٹزرلینڈ)

ہر روز جو چڑھتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے نور کو ظاہر کرتا ہے۔ اور ہر رات اسلام کی حقانیت کا ڈنکا بجاتی ہے۔ پچاس سال کے قلیل عرصہ میں وہ باتیں پوری ہوئیں جو غیر معمولی طور پر مخالف حالات میں خدائی اذن سے کہی گئیں۔ ان باتوں کا پورا ہونا اس زمانہ کے پیغامبر کی صداقت کے ثبوت کے لئے ہر دیگر دلیل سے بے نیاز کر دینے والا تھا کی شہادت سے بڑھ کر کوئی شہادت نہیں۔ ان نشانات میں سے ایک نشان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیغام کی اشاعت کا نشان ہے۔ جو آج دنیا بھر میں ظاہر ہو رہا ہے کہیں کم کہیں زیادہ۔ اشاعت احمدیت کی یہ ابتدائی منازل اس انجام کی طرف اشارات ہیں۔ جو غیر مبہم الفاظ میں خدائی وعدہ کے طور پر ہمیں دیا گیا ہے۔ جس سے بڑھ کر کوئی چیز ہمارے ایمانوں کی پختگی کی ضمانت نہیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لائے ہوئے پیغام کی اشاعت کے سلسلہ میں مبلغین احمدیت کی مساعی کا ذکر بار بار مختلف رنگوں میں اخبارات میں ہوتا ہے۔ جس سے مومنین کے ایمان زیادہ قوی ہوتے اور مخالفین کے لئے ایک اور روز نئی دلیل قائم ہوتی ہے۔ یورپ موجودہ دنیوی دنیا میں مرکزیت کا صدر مقام ہے۔ اس کے مختلف ممالک میں پیغام احمدیت کے مجاہد کام کر رہے ہیں۔ ذیل میں اختصار کے ساتھ ان مساعی کا ذکر کیا جاتا ہے۔ جو اس تاریک اور مادہ پرست براعظم کے ایک وسطی ملک سوئٹزرلینڈ میں چند نوجوان خدا کی توفیق سے بجا لا رہے ہیں۔

ماہ مارچ کا ابتدائی نصف حسب معمول شدید سرد تھا۔ بوجہ اس موسم کے عادی نہ ہونے کے لازمی طور پر بیماری نقل و حرکت میں کمی رہی۔ گو محض موسم کی وجہ سے کام کے کسی پروگرام کو ملتوی یا منسوخ نہ کیا گیا۔ اور خدا کے فضل سے ہر ممکن طریق پر خدائی پیغام کو لوگوں تک پہنچایا گیا۔ بعض اشخاص کو اپنے ہاں بلایا گیا۔ بعض کو خطوط کے ذریعہ ان کے سوالات کے جواب دیئے گئے۔ اور بعض کے گھروں میں جا کر اُن سے گفتگو کی گئی۔

مسٹر لیبیر بین

ایک روز برادرم مولوی غلام احمد بشیر صاحب ایک صاحب کی دعوت پر انہیں ملنے گئے۔ ان سے ہم کا پہلے سے تعارف تھا۔ ہاں دیر تک گفتگو ہوتی رہی۔ اسلام اور احمدیت کے متعلق گفتگو کے علاوہ ہندوستان کی موجودہ بے چینی بھی زیر بحث آئی۔ انہیں دو کتب بھی مطالعہ کے لئے دی گئیں۔

ہمیں جہاں کہیں موقعہ ملتا ہے۔ ہندوستان کے مسلمانوں کے سیاسی مطالبات کے جواز کو ثابت کرتے۔ اور موجودہ کشمکش کی وجوہات صحیح رنگ میں بیان کرتے ہیں۔ نیز مسلم لیگ کے متعلق جو غلط فہمیاں وغیرہ عداوات میں پائی جاتی ہیں اُن کا ازالہ کر کے مسلمانوں کے نقطہ نگاہ کو پیش کیا جاتا ہے۔ بوجہ کانگرس کا پروپیگنڈا زیادہ ہونے کے یہاں لوگ مسلمانوں کی سیاسی پوزیشن سے ناواقف ہیں۔ اور حقائق بہت حد تک اُن کی نظروں سے پوشیدہ ہیں۔

ایک روز ایک صاحب مسٹر شیف گنگٹ سے خاکسار نے اسلام میں عورت کے درجہ پر گفتگو کی۔ اس نے کہا۔ کہ اسلام میں عورت کے حقوق نہیں ہیں۔ اس پر تفصیل سے اُسے عورت کا درجہ از روئے اسلام بتایا بابت وہ بہت حیران ہوا۔ کہ کیا ایسی تعلیم اسلام میں پائی جاتی ہے۔ ایک روز برادران لطیف و بشیر صاحبان کرسچن سائنس چرچ میں گئے۔ اور دو اشخاص سے احمدیت کے متعلق گفتگو کی۔ ایک روز مسز شائل جو کرسچن سائنس کی بہت دلدادہ ہیں آئیں۔ دیر تک اُن سے اس مذہب کے متعلق گفتگو کی گئی۔ اور مقابلہ میں اسلامی تعلیم کو پیش کیا گیا۔ انہیں آخر میں اسلامی تعلیم کی برتری کا اقرار کرنا پڑا۔ اسلامی نماز کے متعلق کہنے لگیں۔ کہ مجھے یہ پسند نہیں۔ کہ اوقات مقرر ہوں جن میں نماز پڑھی جائے۔ بلکہ جب کسی کا دل چاہے عبادت کرے۔ میں نے کہا۔ عبادت دو قسم کی ہے۔ ایک جب دل چاہے۔ نفلی طور پر عبادت کی جائے۔ دوسرے فرضی عبادت ہے۔ جو اتحاد قومی اور اصلاح نفس کے لئے خدا تعالیٰ نے خاص شرائط سے مشروط کی ہے۔ ہمیں تو ہر وقت ذکر الٰہی کرتے رہنے کا حکم ہے۔ کوئی کام بھی ہم کریں۔ ہم دعا کے ساتھ شروع کرتے ہیں۔ پس یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کہ خدا کو یاد کرنے کے لئے وقت مقرر ہونا چاہیئے یا نہیں۔

ایک روز ایک کیتھولک پادری مسٹر سٹراتز ہمیں ملنے آئے۔ اور سلسلہ کے متعلق معلومات حاصل کیں۔ یہ صاحب مدیر و مصنف بھی ہیں۔ اگلے روز ایک کتاب اپنی تصنیف ہمیں دی۔ دو مرتبہ ایک عورت مسز فلر نے جو ۲۷ برس ہندوستان میں رہ چکی ہیں۔ ہمیں اپنے ہاں بلایا۔ ان سے تبلیغی گفتگو کی گئی لٹریچر بھی مطالعہ کے لئے دیا گیا۔

برادرم بشیر صاحب کو ماشاء اللہ تبلیغ کا خاص شوق ہے۔ اور اس غرض کے لئے واقفیت پیدا کرنے کے لئے مختلف چرچوں اور دوسرے ایسے مقامات میں جاتے رہتے ہیں ایک روز کرسچن سائنس ریڈنگ روم میں گئے ایک شخص نے کہا۔ کہ خدا تعالیٰ کو جزئیات کا علم نہیں۔ اور وہ مادی دنیا کے کاروبار میں دخل نہیں دیتا۔ اس پر انہوں نے اُسے انجیل سے ایک حوالہ دکھایا۔ کہ مسیح نے کہا کہ خدا تعالیٰ کو ہمارے بالوں کی تعداد کا بھی علم ہے۔

ایک صاحب مسٹر اگرمین نے جو اپنی انگریز بیوی اور بچے کے ہمراہ ہندوستان کے لئے روانہ ہو چکے ہیں۔ ہمیں روانگی سے قبل چائے پر بلایا۔ اُن سے پہلے بھی گفتگو احمدیت کے متعلق ہوتی رہی تھی۔ انہیں قادیان جانے۔ اور احمدی احباب سے ملنے کی مزید تاکید کی گئی۔

پروفیسر بونر یہاں یونیورسٹی میں ایک مشہور ہیڈ ہسٹری سپیشلسٹ ہیں۔ ایک روز برادرم بشیر صاحب اور خاکسار انہیں ملنے گئے وہ حیران ہو کر کہنے لگے۔ کہ پہلی مرتبہ میں نے اسلامی مبلغین کو دیکھا ہے۔ انہیں سلسلہ کے حالات بتلائے گئے کہنے لگے آپکی جماعت کے علاوہ دوسرے مسلمان بھی تبلیغ کا کام کر رہے ہیں۔ میں نے کہا کس جگہ۔ کہنے لگے افریقہ سے ہمیں اطلاعات رہی ہیں۔ کہ وہاں اسلام کافی بہت پھیل رہا ہے۔ اور اسلامی مبلغین زور شور سے کام کر رہے ہیں۔ میں نے کہا۔ کہ وہ بھی جماعت احمدیہ کے مبلغین ہیں۔ انہیں ایک کتاب مطالعہ کے لئے دی گئی۔ اسی طرح ایک روز ایک مستشرق پروفیسر فادر سے ملنے کا موقعہ ملا۔ اسے احمدیت سے آگاہ کیا گیا۔

ایک اخبار میں جو جرمن زبان میں شائع ہوتا ہے۔ ایک مضمون شائع ہوا جس میں یورپ میں آنے والے تحریک جدید کے مبلغین کے قافلہ کا ذکر تھا۔ خاکسار نے ایک خط اس اخبار کے ایڈیٹر کو لکھا جس میں بعض غلط فہمیاں دور کر کے آپنے آنے کے مقصد کو پیش کیا گیا ایک روز ایک پریس ایجنسی نے ٹیلیفون کیا۔ کہ ہمیں آپ کے مشن کے ایڈریس کی ضرورت ہے کیونکہ ایک کیتھولک اخبار میں ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جو ہم آپ کو بھجوانا چاہتے ہیں۔ تاحال وہ مضمون ہمیں نہیں ملا۔

مسٹر "لیبیر بین" جن کا ذکر پہلے کر چکا ہوں۔ ہم سے بہت مخلصانہ طریق پر پیش آتے ہیں خدا تعالیٰ نے اُن کے دل میں ہمارے لئے اخلاص و محبت کے جذبات پیدا کر دیئے ہیں۔ مختلف مواقع پر مدد کے لئے اپنے آپ کو خوشی سے پیش کرتے ہیں۔ ان کی عمر ۶۳ برس ہے۔ لیکن صحت کے لحاظ سے بہت مستعد ہیں ایک روز ہمیں سیر کرانے کے لئے اپنی موٹر میں جھیل کے گرد لے گئے۔ برادرم لطیف صاحب کو بوجہ بیماری کے ایک قریبی گاؤں میں منتقل ہونا تھا۔ اپنی موٹر لے کر آئے۔ اور انہیں وہاں چھوڑ آئے۔ انہیں تبلیغ جاری ہے۔ خدا تعالیٰ ان کے لئے ہدایت کے سامان پیدا فرمائے۔ آمین

زیورک سے باہر سینٹ گالن سے ایک صاحب نے خط کے ذریعہ معلومات چاہیں۔ انہیں مفصل خط لکھا گیا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق پیشگوئیوں کا ذکر کیا۔ ہمارا اکثر وقت ابھی تک جرمن زبان کی تعلیم میں صرف ہوتا ہے۔ یہ ایک مشکل زبان ہے۔ تاہم پوری کوشش سے اسے جلد سے جلد سیکھنے میں مشغول ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ہمیں جلد اس قابل بنا دے کہ ہم عمدگی کے ساتھ اس پیغام کو لوگوں تک پہنچا سکیں جو اس دنیا کا ایک ہی آخری سہارا ہے۔ آمین

اس ماہ ایک وقت ہمیں مکان کے متعلق پیش آئی۔ ہمیں ماہ کے آخر تک پہلے مکان کو چھوڑنا

نئی جگہ کی تلاش میں بہت تنگ و دو کرنی پڑی آخر خدا تعالیٰ نے فضل فرمایا کہ باوجود مکانات کی شدید قلت کے جو قحط کا رنگ رکھتی ہے ہمیں ایک جگہ دستیاب ہو گئی۔ اس کے علاوہ اور بھی انواع اقسام کی مقامی تکالیف پریشانی و تشویش کا باعث رہیں جن پر توجہ صرف کرنی پڑی خدا تعالیٰ ہماری ہر روک کو دور فرمائے۔ اور ہم سہولت کیساتھ اپنے فرائض کو ادا کر سکیں۔
برادرم چوہدری عبد اللطیف صاحب زیر علاج ہیں احباب ان کی صحت کیلئے خاص طور پر دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ انہیں جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

صحیح رنگ میں کام کر سکیں۔ آمین
ان ممالک میں احمدیت کا بیج بویا جائیگا اور نہ صرف بیج بلکہ خدائی قدرتوں سے وہ درخت بنیگا لیکن بظاہر نظر اس زمین میں بیج کو اگانے کی قوت نہیں۔ لوگ ہمارے مقاصد کو سن کر ہنس دیتے ہیں کہ حقیقت میں اس مغربی دنیا میں اس عظیم الشان انقلاب کا تصور کوئی بڑی سے بڑی دوربین نگاہ بھی نہیں کر سکتی۔ لیکن ہم جانتے ہیں کہ خدا تعالیٰ یہ ارادہ کر چکا ہے۔ اور ہمیں اپنے رسول کے ذریعہ بھی ارادہ سے آگاہ کر چکا ہے۔

خدا تعالیٰ ہمیں اپنا آلہ کار بنالے۔ اور اس ارادہ کو پورا کرنے کے لئے ہمیں اپنی حقیر ساعی اس راہ میں کمال عمدگی کے ساتھ پیش کرنے کی توفیق دیوے ہماری کمزوریاں اس عظیم الشان مقصد کے حصول میں روک یا دیر کا باعث نہ بنیں۔ بلکہ خدا کی طاقتیں اور قدرتیں ہماری کمزوریوں کو دور فرما کر ہمیں اس مشینری کا پرزہ بنالیں جس نے دین کی

یہ نئی عمارت اس "نئی تہذیب" کی جملہ عمارت کے کھنڈرات پر تعمیر کرنی ہے۔ انشاء اللہ العزیز۔

دی انڈین کیمیکل کمپنی

سول ایجنٹ

دی ایسٹرن پرفیومری کمپنی

ساقیا آمد ان عید مبارک بادت

مشتاق نظریں بے تابی سے انتظار کر رہی تھیں

اس سے قبل ہم امپیریل کیمیکل کمپنی۔ جو کہ نہایت اعلیٰ قسم کے انگریزی عطر بنانے میں یکتا ہے۔ کے سینٹ مہیا کر کے اس طبقہ کی ضروریات جو کہ انگریزی عطروں کا دلدادہ تھا پورا کر رہے تھے۔

اس کے باوجود وہ طبقہ جو کہ عقیدۃً یا اپنے انفرادی ذوق کے مطابق یا پھر اس لئے کہ مشرق کے رہنے والے صدیوں کے استعمال کی وجہ سے **دیسی عطر** سے مانوس ہو گئے ہیں۔ انگریزی قسم کے عطریں خواہ وہ کتنا ہی اعلیٰ کیوں نہ ہو وہ کیف و سرور محسوس نہیں کرتے۔ جو وہ دیسی عطریں قدرتی طور پر محسوس کرتے ہیں۔ ہم سے بہت اصرار کے ساتھ دیسی عطر کا مطالبہ کیا جاتا رہا اور حقیقت یہ ہے کہ عطر کا مہیا کرنا کوئی مشکل امر بھی نہ تھا لیکن جو امر ہمارے مد نظر تھا وہ یہ تھا کہ جس طرح امپیریل کیمیکل کمپنی کے سینٹ ایک عالم کو اپنا گرویدہ بنا چکے ہیں۔ اسی طرح ہم اس قائم شدہ وقار کو نہ صرف یہ کہ قائم ہی رکھیں بلکہ اسے [illegible] کر سکیں۔ جہاں یہ اعلان آپ کے لئے باعث مسرت ہوگا وہاں ہمارے لئے بھی کچھ کم خوشی کا موجب نہیں۔ جنہیں آج خوشی ہے کہ:۔

للّٰہ الحمد ہر آں چیز کہ خاطر میخواست ... آخر آمد زپس پردۂ تقدیر پدید

چنانچہ **انڈین کیمیکل کمپنی** جو کہ دیسی عطر بنانے میں اپنی نظیر آپ ہے۔ اس بات پر رضامند ہو گئے ہیں۔ کہ وہ ہمیں ہندوستان کے لئے اپنا سول ایجنٹ مقرر کریں۔ لیکن فی الحال "گلاب" اور "چنبیلی" تیار ہیں باقی قسم کے عطریات تیار ہونے پر اخبار میں اطلاع کر دی جائے گی۔

دوکانداروں کیلئے خاص رعایات ہونگی۔ مزید تفصیلات کے لئے خط و کتابت کریں۔

دی ایسٹرن پرفیومری کمپنی قادیان

ضروری خبریں

والیان ریاست اور صوبہ سرحد کے متعلق سردار پٹیل کا بیان!

نئی دہلی ۲۷ اپریل۔ کانگرس کے مشہور لیڈر اور عبوری حکومت کے ہوم ممبر سردار پٹیل نے ایک بیان میں ہندوستان کے والیان ریاست سے اپیل کی ہے۔ کہ کانگرس نے ان کی طرف دوستی کا جو ہاتھ بڑھایا ہے۔ وہ اس کی قدر کریں۔ آپ نے کہا ہندوستان کے نوابوں اور راجاؤں کو حب الوطنی اور وسیع ملکی مفاد کو مدنظر رکھ کر دستور ساز اسمبلی میں شامل ہونے کا فیصلہ کر لینا چاہیئے اور ذاتی مفاد اور محض سطحی امور کے پیش نظر کوئی فیصلہ نہ کرنا چاہیئے۔ آپ نے کہا کانگرس نے اس سلسلے میں معقول رویہ اختیار کیا ہے۔ وہ والیان ریاست پر کوئی ناجائز دباؤ نہیں ڈالنا چاہتی۔

آپ نے صوبہ سرحد کی صورت حالات کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ مجھے افسوس ہے۔ کہ مسلم لیگ کے بعض لیڈر سرحد کے عوام کو یہ یقین دلانے کی کوشش کر رہے ہیں کہ وہاں کی کانگرسی وزارت عنقریب مستعفی ہو رہی ہے۔ اور نئے انتخابات ہو رہے ہیں۔ یہ لیڈر ایسے بیانات دے کر حکومت اور اقلیتوں کے خلاف موجودہ متشددانہ تحریک کو ہوا دے رہے ہیں۔ آپ نے کہا۔ سرحد کی موجودہ وزارت کو عوام کی تائید حاصل ہے۔ صرف ایک سال قبل انتخابات میں پٹھانوں نے پاکستان کے خلاف غیر مبہم فتویٰ دیدیا تھا۔ لہٰذا اب نئے انتخابات کی کوئی وجہ موجود نہیں ہے

آسام گورنمنٹ کا لیگ سے سمجھوتہ نہ ہو سکا

شیلانگ ۲۷ اپریل:۔ آسام مسلم لیگ کی مجلس عمل نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ گذشتہ دنوں آسام گورنمنٹ کی بے دخلی کی پالیسی کے متعلق گورنمنٹ اور مسلم لیگ کے نمائندوں نے سمجھوتہ کے لئے جو فارمولا طے کیا تھا۔ اسے نامنظور کر دیا جائے۔ یہ فیصلہ مجلس عمل نے دو دن تک غور و خوض کرنے کے بعد کیا ہے۔ مجلس عمل کے صدر مسٹر محمد سعد اللہ خان نے اس سلسلے میں ایک بیان میں کہا۔ میں سمجھتا ہوں اس کے سوا اور کچھ نہیں کہہ سکتا۔ کہ بدقسمتی سے گورنمنٹ اور مسلم لیگ کے درمیان سمجھوتہ کی کوشش ناکام ثابت ہوئی ہے

کلکتہ میں فرقہ وارانہ فساد:۔

کلکتہ ۲۷ اپریل:۔ کل دن بھر نسبتاً حالت اچھی رہی۔ لیکن پھر بھی شہر کے مختلف علاقوں میں آتشزدگی لوٹ مار اور چھروں سے حملہ کرنے کی ستر وارداتیں ہوئیں۔ بعض مقامات پر فریقین بندوقوں اور دیگر ہتھیاروں کا آزادانہ استعمال کرتے رہے۔ بعض علاقوں میں ۳۵ گھنٹوں کا کرفیو آرڈر نافذ کر دیا گیا ہے۔ بنگال گورنمنٹ کے وزیر مالیات مسٹر محمد علی نے کلکتہ ریڈیو سٹیشن سے ایک تقریر نشر کرتے ہوئے عوام سے امن کے ساتھ رہنے کی اپیل کی ہے۔ اس امر پر افسوس کا اظہار کیا کہ گاندھی جی اور مسٹر جناح کی مشترکہ اپیل پر لوگ عمل نہیں کر رہے۔ آپ نے کہا۔ گورنمنٹ پوری قوت کے ساتھ فسادات کی روک تھام کرے گی۔ ہوڑہ اور دیگر فساد زدہ رقبوں میں اجتماعی جرمانے عائد کرنے کے سوال پر بھی غور کیا جا رہا ہے۔ کل مختلف سیاسی پارٹیوں کے نمائندوں کی ایک کانفرنس میں منعقد ہوئی۔ جس میں قیام امن کے سلسلے میں حکومت کا ہاتھ بٹانے کا فیصلہ کیا گیا

جاپان میں نئے انتخابات کے نتائج

ٹوکیو ۲۷ اپریل:۔ حال ہی میں جاپان میں نئے انتخابات ہوئے ہیں۔ انتخابات کے نتائج سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جاپان پارلیمنٹ میں سب سے بڑی پارٹی سوشل ڈیموکریٹک پارٹی ہوگی۔ جس کے ۱۴۳ ممبر کامیاب ہوئے ہیں۔ لبرل پارٹی نے ۱۳۱ اور ڈیموکریٹک پارٹی نے ۱۲۳ سیٹیں جیتیں ہیں۔ کمیونسٹ پارٹی کے صرف چار ممبر منتخب ہو سکے ہیں۔

صوبہ سرحد کی صورت حالات

پشاور ۲۷ اپریل امید کی جاتی ہے۔ کہ وائسرائے ہند لارڈ مونٹ بیٹن اور لیڈی مونٹ بیٹن کل بذریعہ طیارہ صوبہ سرحد کا دورہ کرنے کے لئے روانہ ہو جائیں گے۔ منگل کے روز وائسرائے راولپنڈی روانہ ہو جائیں گے۔ جہاں سے واپس دہلی چلے آئیں گے۔ البتہ لیڈی مونٹ بیٹن مزید چند روز ٹھہر کر ڈیرہ اسمٰعیل خان۔ ٹانک اور دوسرے سرحد کے فسادات کا دورہ کرینگی

ملک فیروز خان نون نے ایک بیان میں صوبہ کے مسلمانوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا۔ زیادہ سے زیادہ دو ہفتوں تک سرحد کی موجودہ اسمبلی ٹوٹ جائیگی اور نئے انتخابات عمل میں آئیں گے۔ آپ نے کہا۔ سرحد کے مسلمانوں کو صرف نئے انتخابات پر ہی مطمئن نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ آزادانہ اور غیر جانبدارانہ انتخابات کا مطالبہ کرنا چاہیئے۔ تاکہ صوبہ کے عوام کی صحیح رائے کی ترجمانی ہو سکے۔

کل سرحد کی وزارت کا ایک اجلاس ہوا۔ جس میں تازہ صورت حالات پر غور کیا گیا پشاور سے مصیبت زدگان کی مدد کے لئے چالیس ہزار روپیہ منظور کیا گیا۔

نئی دہلی ۲۷ اپریل:۔ مسٹر راجگوپال آچاریہ رکن عبوری حکومت نے ٹاٹا انسٹی ٹیوٹ کی طرف سے ایک دعوت کے موقع پر تقریر کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا۔ کہ اس وقت ملک میں ایک دوسرے پر بد اعتمادی کی جو وسیع لہر پیدا ہو گئی ہے۔ اسے ختم کرنا چاہیئے ورنہ بہت سی شدید اقتصادی اور سیاسی مشکلات پیدا ہو جائیں گی۔ آپ نے مختلف چیزوں کی قیمتوں پر کنٹرول کرنے کا ذکر کرتے ہوئے کہا موجودہ زمانہ میں زندگی کی مشکلات اتنی بڑھ گئی ہیں کہ کچھ نہ کچھ قانون اور پابندیاں ضروری ہو گئی ہیں۔ آپ نے تعلیم یافتہ طبقہ سے اپیل کی۔ کہ وہ عوام پر کنٹرول کی ضرورت اور اس سے صحیح طریق پر فائدہ اٹھانے کی اہمیت واضح کریں:۔

حیفا ۲۷ اپریل:۔ کل حیفا میں یہودیوں نے ایک برطانوی پولیس انسپکٹر کو ہلاک کر دیا برطانوی فوج وسیع پیمانے پر اس سلسلے میں خانہ تلاشیاں لے رہی ہے۔ اور تحقیقات کر رہی ہے۔ اس سلسلے میں ایک ٹیکسی میں سے بہت سی مشین گنیں اور دیگر اسلحہ برآمد ہوا ہے

واشنگٹن ۲۷ اپریل معلوم ہوا ہے کہ ہنگری نے درخواست کی ہے۔ کہ اسے جمعیت اقوام متحدہ کا رکن بننے کی اجازت دی جائے واضح رہے۔ کہ گذشتہ عالمگیر جنگ میں دشمن ممالک میں سے ہنگری پہلا ملک ہے۔ جس نے اتحادیوں کی تنظیم میں شامل ہونے کی خواہش ظاہر کی ہے۔

واشنگٹن ۲۷ اپریل:۔ کل ۲۸ اپریل کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کا اجلاس منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں فلسطین کا معاملہ پیش کیا جائے گا۔

سائیگاؤن ۲۷ اپریل:۔ ہند چینی میں ویٹنام اور فرانسیسی فوجی دستوں میں پھر جھڑپیں شروع ہو گئی ہیں۔ چنانچہ کل جو لڑائی ہوئی اس میں چالیس اشخاص مارے گئے۔ ہلاک شدگان میں وہاں کے وزیر معارف بھی شامل ہیں

نئی دہلی ۲۷ اپریل۔ وائسرائے ہند لارڈ مونٹ بیٹن سے کل آٹھویں بار مسٹر محمد علی جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ سے ملاقات کی ایوان والیان ریاست کے چانسلر نواب صاحب بھوپال نے بھی وائسرائے ہند سے ملاقات کی

نئی دہلی ۲۷ اپریل ریاست کوٹہ اور ریاست منی پور نے دستور ساز اسمبلی میں شامل ہونے کا فیصلہ کیا ہے۔

لائلپور ۲۸ اپریل۔ گندم وڈہ ۰|۱۰|۹
گندم ۵۹۱ -/۱۴/ ۹ چنا ۰/۱۲/ ۸
گڑ ۱/- ۱۶ تا ۱/- ۱۸ شکر ۱۹ تا ۲۳

نئی دہلی ۲۷ اپریل:۔ حکومت برما کے آئینی مشیر نے مسٹر جناح سے ملاقات کے بعد ایک بیان میں بتایا۔ کہ مسٹر جناح نے یقین دلایا ہے۔ کہ پاکستان برما کا ہمیشہ بہترین حلیف ثابت ہوگا۔ آپ نے برما کے مسلمانوں کو پیغام دیتے ہوئے کہا۔ برمی مسلمانوں کو حصول آزادی کے لئے برمیوں سے تعاون کرنا چاہیئے۔ اور اپنی شکایات کو خوش اسلوبی سے طے کرانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ برمیوں کا بھی فرض ہے۔ کہ وہ مسلمانوں سے منصفانہ سلوک کریں۔ اور انہیں اپنے بھائی تصور کریں۔

راولپنڈی ۲۶ اپریل:۔ راولپنڈی میں جو خواتین سے اس مضمون کے محضر پر دستخط کرائے جا رہے ہیں۔ کہ چونکہ ہندوستان کی مرکزی اور صوبائی قومی حکومتیں عورتوں کی جان و مال کی حفاظت سے قاصر رہی ہیں۔ اس لئے انگریزوں کو ابھی ہندوستان سے دستبردار نہیں ہونا چاہیئے۔ کیونکہ ان کے عہد میں عورتوں کو جو آرام اور حفاظت حاصل تھی۔ وہ اب نہیں ہے بیان کیا جاتا ہے کہ اس محضر پر ہر مذہب و ملت کی بے شمار عورتیں دستخط کر رہی ہیں:۔